اور صرف دین۔

دینی کلچر، دینی تہذیب و تمدن دینی ثقافت، عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق، سماجی رویئے سب کی اصل دین اور شخصیات، بیٹیاں، پھول اور پھل بھی دینی مزاج کے ماتحت ـــــــــ اس معاشرہ کو انہی کی ضرورت ہے ـــــ احرار کارکن اپنی جدوجہد کو نظریاتی اعتقادی اور کلچرل موومنٹ کے طور پر پوری طاقت سے آگے بڑھائیں۔ تھکنا، اکتانا اور ہار کے بیٹھ جانا احرار کا شیوہ نہیں، اور دائیں بازو ــــ یا بائیں بازو کے ابلیسوں سے مفاہمت احرار کا پیشہ بھی نہیں بلکہ تمام طاغوتی طاقتوں سے مزاحمت ـــــ اور مسلسل مزاحمت ہے ــــ بھرپور مزاحمت احرار کا پیشہ و شیوہ ہے۔

اٹھو کہ گل چیں کی دسترس سے گلاب و لالہ ورق ورق ہے
بہار گلشن پہ ہم نشینو! مرا تمہارا بھی کچھ تو حق ہے

جمہوری جانور

جمہوری روایات پڑھا کرتا ہوں
اخبار، خرافات پڑھا کرتا ہوں
زندگی کے تسلسل میں عمل سے عاری
حکمراں کی کرامات پڑھا کرتا ہوں

حکمرانوں کی تعریف، لکھا کرتا ہوں
مرنے والوں کی تخفیف، لکھا کرتا ہوں
میں صحافی ہوں، مرا کام تو بس لکھنا ہے
تعریف کہ تحریف لکھا کرتا ہوں

پیشہ مرا سیاست شیوہ مرا سیاست
میں تجھ سے پھلا پھولا احساں ترا سیاست
پی پی ہو کہ آئی جے آئی سب سے مرا رشتہ
سب سے مفاد اٹھاؤں ایماں مرا سیاست

روزِ سیاہ

پاک سرزمین کے کج کلاہ
بارِ خدمت سے ہوئے ہیں روسیاہ
سرزمینِ پاک کے روشن سے دن
ان کی خدمت سے ہوئے روزِ سیاہ

قمر الحسنین قمر

ربوہ

حبیب اللہ رشیدی

- قائد تحریک ختم نبوت مولانا سید عطاء المحسن بخاری کی آمد اور شہداء ختم نبوت کانفرنس ربوہ کی تیاریاں ۔
- مولانا اللہ یار راشد کے ہاتھ پر ایک قادیانی اور دو عیسائیوں کا قبول اسلام
- مرزا طاہر کی دعوت مباہلہ کا نتیجہ ..... ربوہ میں "۵" مرزائیوں کی نعشیں مسخ ہو گئیں،
- صدر غلام اسحاق خان کے نام مولانا اللہ یار راشد کا کھلا خط

گزشتہ دنوں قائد تحریک ختم نبوت ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ ایک روزہ دورہ پر چنیوٹ پہنچے۔ ربوہ اور چنیوٹ کے احرار کارکنوں نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ حضرت شاہ جی کی زیر صدارت دفتر احرار چنیوٹ میں کارکنان احرار کا اجلاس ہوا جس میں سید خالد مسعود گیلانی کے علاوہ دیگر ذمہ دار کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں ۲۱ مارچ کو مسجد احرار ربوہ میں منعقد ہونے والی گیارہویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور کارکنوں کو تیاریاں مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی۔ حضرت قائد محترم سے مختلف شہری وفود نے بھی ملاقاتیں کیں اور ملکی سیاسی حالات پر تبادلہ خیال کیا۔ احرار کارکنوں نے مسجد بخاری ربوہ کے مدرس حافظ محمد شفیق کے والد محترم کی اچانک وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعاء مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد نے بتایا ہے کہ ایک قادیانی "تبسم احمد" ولد چوہدری محمد حسین قوم گوندل سکنہ فیکٹری ایریا ربوہ نے مرزائیت سے توبہ کر کے اُن کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے نو مسلم تبسم احمد نے اپنے حلفیہ بیان میں کہا ہے کہ "میں مرزا غلام قادیانی کو کذاب اور کافر سمجھتا ہوں اور حیات عیسٰی علیہ السلام کو تسلیم کرتا ہوں، مرزائی مذہب باطل اور فراڈ ہے۔"

اسی طرح "۲" عیسائیوں مالک مسیح ولد لال مسیح اور مسمات سوسن بی بی دختر بھاگ مسیح سکنہ ربوہ نے بھی عیسائیت سے توبہ کر کے مولانا کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ مولانا نے اُن کے اسلامی نام محمد مالک اور رقیہ بی بی رکھے ہیں۔ مجلس احرار اسلام کے کارکنوں نے تبسم احمد، محمد مالک اور رقیہ بی بی کو مبارکباد دی اور اُن کے لئے استقامت کی دعا کی۔

گزشتہ سال مرزائیوں کے گرو گھنٹال مرزا طاہر نے لندن میں بیٹھ کر دنیا بھر کے مسلمانوں کو دعوت مباہلہ دی جسے علماء اور کارکنوں نے دعوت مباہلہ قبول کر لی تو مرزا طاہر نے ذلت سے بچنے کے لئے سامنے آنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ آپ انتظار کریں ایک سال کے اندر اندر میرے مخالفوں اور مباہلہ قبول کرنے والوں پر اللہ کا عذاب نازل ہو گا۔ مسلمانوں پر تو اللہ کی رحمت اور نصرت کی بارش رہی ہے لیکن مباہلہ مرزائیوں پر پڑ گیا۔ جس کے نتیجہ میں ربوہ میں مرزائیوں کی شرح اموات میں اضافہ ہوا ہے .. اکبر قادیانی نمبردار موضع چھنی اور ناصر احمد گورایہ نمبردار سکنہ محلہ دار الصدر ربوہ

دونوں کی حادثاتی موت کے نتیجہ میں نعشیں مسخ ہوگئیں اور نہایت عبرت ناک موت سے دوچار ہوئے ،

یوں مرزا طاہر اپنی ہی دعوتِ مباہلہ کی زد میں ہے۔ یقیناً وہ خود ———— بھی اللہ کے عذاب کا شکار ہوگا۔ اور مظلوم مسلمانوں کی بددعائیں اس کے لئے کافی ہوں گی۔

مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات مولانا اللہ یار ارشد نے صدر غلام اسحاق خان کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ مرزائیوں کا ترجمان روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۴ء کو حکومت نے بند کر دیا تھا اور تنبیہ الاسلام پریس ربوہ سر بمہر کر دیا تھا۔ لیکن ۲۷ نومبر ۱۹۸۸ء کو الفضل سے پابندی اٹھالی گئی۔ وہ اپنی روزانہ اشاعت میں قانون کا مذاق اڑا رہا ہے اور مسلمانوں کے دینی جذبات مجروح کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کی سرپرستی میں چلنے والی نئی جمہوری حکومت کئی اعلیٰ عہدوں پر قادیانیوں کو فائز کر رہی ہے۔ مسٹر نسیم احمد قادیانی وزیراعظم کے مشیر اور سندھ کا سیکرٹری ———— یہ صورتِ حال انتہائی افسوسناک ہے۔ ایک غیر مسلم اقلیت کو مسلم اکثریت کے حقوق غصب کرنے کے لئے حکومتی سطح پر تحفظ نہیں ملنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں فوری اقدامات کئے جائیں اور الفضل پر پابندی عائد کی جائے ، ساہیوال اور سکھر کے شہدائے ختمِ نبوت کے مرزائی قاتلوں کی سزاؤں پر عملدرآمد کیا جائے، ورنہ مسلمان یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ حکومت ایک غیر مسلم اقلیت کو پاکستان کی مسلم اکثریت پر مسلط کرنا چاہتی ہے۔

گڑھا موڑ

رنگین: ناز خٹک

- چہرے نہیں نظام کو بدلو
- فحاشی، عریانی اور بد معاشی جمہوری نظام کا منطقی نتیجہ ہے۔
- مجلس احرار اسلام دینی سیاسی جدوجہد پر یقین رکھتی ہے۔

گزشتہ چھ ماہ سے عالمی مجلس احرار اسلام گڑھا موڑ کی سرگرمیوں میں غیر معمولی تیزی اور گرمجوشی پیدا ہوگئی ہے مقامی احرار کارکن مولانا محمد اسحاق سلیمی مدظلہ کی سرپرستی میں جماعت کے نصب العین کی ترقی کے لئے نہایت مخلصانہ جدوجہد میں مصروف ہیں۔ ۲۰ جنوری کو مولانا محمد اسحاق سلیمی کو دعوت اور مقامی احرار کارکنوں کی خواہش پر جماعت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات جناب عبداللطیف خالد چیمہ، جناب سید خالد مسعود گیلانی اور جناب سید محمد کفیل بخاری گڑھا موڑ تشریف لائے تو مدرسۃ العلوم الاسلامیہ جامع مسجد میں بہت بڑے اجتماعِ جمعہ سے خطاب فرمایا۔ سید خالد مسعود گیلانی نے کہا کہ صرف چہرے بدلنے سے ملک موجودہ بحران سے نہیں نکل سکتا اور نہ ہی کوئی مستحکم حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ملک کی بقاء اور تحفظ کا انحصار صرف اور صرف نفاذِ اسلام میں ہے۔ جن لوگوں نے اس ملک کے بنیادی مقاصد سے انحراف کیا ہے وہ اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔

مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ مجلس احرار اسلام صرف اور صرف دینی جدوجہد پر یقین رکھتی ہے۔ نہ ہمارے فکر و نظر میں کوئی جھول ہے اور نہ منزل کے سچا ہونے میں شک۔ جن لوگوں نے دینی جدوجہد کو بھاری پتھر سمجھ کر چھوڑ دیا اور جمہوری راستے کو اپنے تئیں آسان سمجھ کر اختیار کر لیا۔ وہ ہرگز دین سے مخلص نہیں، ہمت ہار کے حوصلہ چھوڑ دینا اور شیطانی راستے کو آسان جان کر اُس پر چل نکلنا کوئی دانشمندی نہیں۔ پھر اپنے عمل کو دین کہنا اُس پر بڑا ظلم ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم جس نظام کو قبول کر چکے ہیں۔ اُس کے ہوتے ہوئے واقعی دین کا کام مشکل نظر آتا ہے لیکن اگر مُروجہ جمہوری نظام کو رَد کر کے صرف دین کے لئے کام کرنے کا عہد و پیماں کیا جائے تو یہ کام اور یہ راستہ بہت آسان ہے۔ کوئی چل کر تو دیکھے۔

اجتماع جمعہ کے بعد دفتر مجلس احرار اسلام گڑھا موڑ میں کارکنوں کا ایک اجتماع ہوا جس میں مرکزی سیکرٹری اطلاعات جناب عبداللطیف خالد چیمہ اور سید کفیل بخاری نے خطاب کیا۔ جناب خالد چیمہ نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنی نظریاتی اور اخلاقی اقدار کو مزید مضبوط و مستحکم کریں۔ احرار کارکن ایک مثالی کارکن کی حیثیت سے جانا اور پہچانا جائے۔ انھوں نے کہا کہ سب سے پہلے اپنی اصلاح و تربیت کریں۔ پھر محلوں اور شہروں میں پھیل جائیں۔ لوگوں کو احساس دلائیں کہ معاشرے میں جو فحاشی، عریانی اور بدمعاشی زور پکڑ رہی ہے۔ یہ موجودہ جمہوری نظام کا حصہ اور منطقی نتیجہ ہے آپ اپنے دین کی طرف لوٹ آئیں۔ یہی دنیوی اور اُخروی کامیابیوں اور کامرانیوں کا ضامن ہے ... انہوں نے کہا کہ ہم کثرت و قلت کے فلسفہ پر یقین نہیں رکھتے۔ ہمارا ایک ہی نقطہ نظر ہے کہ اگر ہم مسلمان ہیں تو پھر ہر حال میں دین کے نفاذ و استحکام اور دینی معاشرہ کے قیام کے لئے جدوجہد کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہم نتائج کے ذمہ دار نہیں۔ نہ ہی اللہ تعالیٰ نے ہم پر نتائج کے بارے میں گرفت کرنی ہے۔ آپ نے احرار کارکنوں کو مبارک باد دی کہ انھوں نے منظم انداز میں کام شروع کر دیا ہے۔

احمد پور شرقیہ
نمائندہ خصوصی

• احمد پور شرقیہ بار کونسل کے انتخابات۔
• مجلس احرار اسلام کے رہنما سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری منتخب ہو گئے۔
• لادین قوتوں کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔

اس سال بار ایسوسی ایشن احمد پور شرقیہ کے انتخابات میں خاصی گرمی رہی۔ مجلس احرار اسلام احمد پور شرقیہ کے رہنما سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ نے جنرل سیکرٹری کے اُمیدوار کی حیثیت سے الیکشن بورڈ کے چیئرمین ملک محمد اقبال تاریخ ایڈووکیٹ کے پاس کاغذات نامزدگی داخل کئے تو الیکشن میں عجیب و غریب دلچسپی اور گہما گہمی پیدا ہو گئی۔ بار کے

نام نہاد کمیونسٹ ممبران نے کئی ارکان کی منت سماجت کی کہ ارشد بخاری کا ہر صورت مقابلہ کیا جائے۔ چنانچہ تمام نام نہاد ترقی پسند اور سیکولر ذہنیت کے حامل ارکان ملک مہر مشتاق احمد ایڈووکیٹ کو مقابلہ میں لے آئے اور پوری تیاری سے لیس ہو کر میدان میں نکلے۔ ادھر سید محمد ارشد بخاری بغیر کسی پریشانی اور محض خدا کے بھروسہ پر اس انتخابی اکھاڑے میں اتر آئے۔ بخاری صاحب دسمبر کی چھٹیوں میں لاہور، پشاور، اسلام آباد اور مری رہے۔ اکوڑہ خٹک میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ کے مزار پر حاضری دی۔ فیصل مسجد کے پہلو میں شہید اسلام جنرل محمد ضیاء الحق کی قبر پر فاتحہ خوانی کر کے واپس لوٹے۔ تو حریفوں نے ان کے خلاف طرح طرح کی افواہیں اڑائیں مگر بخاری صاحب نے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی الیکشن مہم جاری رکھی۔ کمیونسٹوں، مرزائیوں اور رافضیوں نے متحدہ محاذ بنالیا۔ اور الزام دھراتے رہے کہ ارشد بخاری رجعت پسند اور کٹر مذہبی آدمی ہے، اسے ہر قیمت پر شکست دینی چاہیئے۔ بار میں موجود پروگریسو گروپ نے تمام امیدواروں کو بار میں اکٹھا کیا اور تعارفی جلسہ ہوا ۳؍جنوری کو بار روم وکلاء سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ دوسرے امیدواروں کے ساتھ ارشد بخاری نے بھی تالیوں کی گونج میں تقریر کی اور تقریر کا اختتام اس شعر پر کیا۔ ؎

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق — نے آبلۂ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند
اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش — میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

بالآخر الیکشن کی تاریخ قریب آپہنچی۔ ایک روز قبل صدارت کے امیدوار سردار امتیاز الحق تاج ایڈووکیٹ کی والدہ محترمہ وفات پاگئیں تو دوسرے امیدوار ملک ایم۔ ایچ ظفر حسن صاحب ایڈووکیٹ کو دوستوں نے مشورہ دیا کہ وہ تاج صاحب کے مقابلہ سے دست بردار ہو جائیں۔ لیکن وہ نہ مانے وہ جیتنے کی امید سے تھے، ۷؍جنوری کو ۱۰۶ اراکین بار نے اپنا حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ سردار امتیاز الحق اپنی والدہ محترمہ کی وفات کی وجہ سے اپنا ووٹ بھی نہ ڈال سکے۔ ان کی انتخابی مہم دوستوں نے چلائی۔ صدارت کے لئے مقابلہ یک طرفہ رہا۔ سردار امتیاز الحق تاج نے ۶۰ ووٹ حاصل کر کے انتخاب جیت لیا۔ جبکہ ان کے مدمقابل کو صرف ۳۰ ووٹ ملے۔ جنرل سیکرٹری کا مقابلہ انتہائی سخت تھا۔ تاہم سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ نے ۵۵ ووٹ حاصل کئے اور ان کے مدمقابل مہر مشتاق احمد صاحب ۴۹ ووٹ حاصل کر کے شکست سے دوچار ہوئے۔ الیکشن کے نتیجہ کے ساتھ ہی دشمنانِ خدا، دشمنانِ رسول اور دشمنانِ ازواج و اصحابِ رسول پر مایوسی چھاگئی اور دین دوست وکلاء خصوصاً احمد پور شرقیہ کے شہریوں کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے۔ دوستوں نے مبارک باد دی، ارشد بخاری صاحب کو پھولوں سے لاد دیا اور فتح کی خوشی میں شہریوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ ارشد بخاری ایڈووکیٹ نے جنرل سیکرٹری منتخب ہونے پر بار کے ارکان کا بے حد شکریہ ادا کیا۔

واضح رہے کہ شہاب الدین ایڈووکیٹ نائب صدر، محمد شفیع خان لنگاہ ایڈووکیٹ جائنٹ سیکرٹری اور دیوان سعید احمد

ایڈووکیٹ، شوکت علی مغل ایڈووکیٹ، سید قاسم علی شاہ ایڈووکیٹ اور شاہ محمد کھوکھر صاحب ایڈووکیٹ بلامقابلہ مجلس عاملہ کے ممبران منتخب ہوگئے تھے۔

مجلس احرار اسلام احمد پور شرقیہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ کو بار کا جنرل سیکرٹری منتخب ہونے پر مبارک باد دی اور توقع ظاہر کی کہ وہ بحیثیت جنرل سیکرٹری بار ایسوسی ایشن احمد پور شرقیہ مرزائیوں، رافضیوں اور دیگر دشمن قوتوں کے خلاف جہاد جاری رکھیں گے۔ جس طرح انھوں نے پہلے مرزائی وکیل کے خلاف جہاد کر کے اس کی بار کی رکنیت منسوخ کرائی اور مرزائیت کی تبلیغ کے جرم میں گرفتار کرا کے اُسے سزا دلوائی۔

ملتان

- ثقافت کے نام پر بے غیرتی کا پرچار بند کرو۔
- ٹی وی کی عریانی اور فحاشی کے خلاف احرار کارکنوں کا احتجاجی مظاہرہ
- پی پی حکومت پاکستان کو سیکولر ریاست بنانا چاہتی ہے۔
- "جمہوری مولوی" بے دینوں کی فکری حرام کاری کے خلاف کیوں چپ ہے؟

ٹیلی ویژن اور دیگر ذرائع ابلاغ کی طرف سے پھیلائی جانے والی عریانی و فحاشی اور بے غیرتی کے خلاف ۳۰ جنوری کو مجلس احرار اسلام ملتان کے کارکنوں نے چوک گھنٹہ گھر میں ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا جس میں مجلس احرار اسلام گڑھا موڑ کے اراکین نے بھی شرکت کی۔ مظاہرہ سے قائد تحریک ختم نبوت ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان کے علاوہ مولانا محمد اسحاق سلیمی اور سید کفیل بخاری نے بھی خطاب کیا۔

حضرت شاہ جی مدظلہ نے احتجاجی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ موجودہ حکومت کی لادینی پالیسیاں، قیام پاکستان کے بنیادی مقاصد سے کھلا انحراف ہیں۔ ذرائع ابلاغ اور خصوصاً پی ٹی وی کی نشریات کے ذریعہ نظریۂ پاکستان اور اسلام کو یورپین کلچر کی یلغار سے پامال کیا جارہا ہے ننگے ڈانس، فحش گانے، لچر ڈرامے، راگ و رنگ اور طاؤس و رباب کی مسلسل نشریات یہ باور کرنے پر مجبور کرتی ہیں کہ پی پی حکومت ملک کو سیکولرازم کی آماجگاہ بنانے کا عزم کر چکی ہے۔ حکومت کے پالیسی سازوں کو جان لینا چاہیئے کہ بے غیرتی، اخلاق باختگی، بے حیائی اور بد معاشی کے تحفظ اور طرفداری کا یہ راستہ ہمیشہ تحریک مصطفےٰ ۱۹۷۷ء جیسے نتائج لاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان میں جمہوریت، لبرل ازم، سوشلزم، سیکولرازم، عوامی آزادی، سوشل ڈیموکریسی، بھٹو ازم کے نام پر اب کبھی بھی استحصال اور منافقت کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اس ملک کی نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کے لیے اور حکومت الٰہیہ کے قیام کے لیے سڑکوں پر نکلنے اور بد باطن حاکموں کو منہ توڑ جواب دینے کے لیے کسی انتہائی اقدام سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ انھوں نے

کہا کہ حکومت اپنی نشریاتی پالیسی پر فوراً نظرثانی کرے۔ ٹی وی کے میوزک ۸۹ جیسے فحش اور شرمناک پروگراموں کو فوراً بند کرے اور عوام کی دلآزاری اور اشتعال انگیزی پر فی الفور معافی مانگے۔ انھوں نے کہا کہ اس ملک کو فحاشی کا اڈا نہیں بننے دیا جائے گا اور اس مقصد کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت اپنے عزائم اور منصوبوں کو ہوئے ہٹلے بے نقاب کر رہی ہے جس کے نتیجے میں ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ بے دینی، بے حیائی، فحاشی، عریانی، آوارگی اور بدمعاشی کو اب تہذیب و ثقافت کے عنوان سے سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔

سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ "پروگرام" کے بارے میں ٹی وی کے چیئرمین مسٹر اسلم اظہر کا بیان "عذرِ گناہ بدتر از گناہ" کا بہترین شاہکار ہے اور اسے بے غیرتی کا انوکھا مظاہرہ ضرور قرار دیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میوزک ۸۹ میں شریک ہونے والے بھی اگر معصوم ہیں تو نابالغ بچوں کو کس درجہ و مرتبہ پر فائز کیا جائے گا؟ اسلم اظہر جیسے نااہل لوگ آج حرام کاری کا مربع پیغام دینے والوں کو معصوم قرار دیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں قوم کو بے حیا اور بے غیرت ہو جانے کا مشورہ دیا گیا ہے اور پوری قوم سے "قوتِ برداشت" میں اضافہ کی فرمائش کی گئی ہے۔ لوگوں کی بہو بیٹیوں اور نوجوان بیٹوں کو گمراہی اور بے غیرتی کی گہرائیوں میں دھکیل کر صبر اور برداشت کی تلقین کرنا ہرگز مسلمانوں کا شیوہ نہیں بلکہ بازارِ زنا کے پاسبانوں کا مزاج ہے۔ پیپلز پارٹی کی اس پالیسی کو اسلام اور عوام دونوں سے کوئی سی بھی نسبت نہیں ہے۔ ایک بدمعاش لابی کے فکر و عمل کو ساری قوم پر مسلط کرنا نہ جمہوریت کا راستہ ہے اور نہ ہی شرافت کا۔ مولانا محمد اسحاق سلیمی نے کہا کہ میوزک ۸۹ پروگرام ہی پر موقوف نہیں بلکہ گزشتہ ایک ماہ سے ٹی وی کی کارکردگی میں جنسی حیوانیت اور بے لگام نفسانیت کی دعوت و تبلیغ کا عنصر روز بروز نمایاں ہے۔ بھارتی رقص و سرود اور میکسم گورکی کے ڈرامے بھی پی پی کی نام نہاد اسلامیت اور عوامیت کو طشت از بام کر رہے ہیں۔ پوری قوم میں عموماً اور نئی نسل میں خصوصاً جنسیت کو رواج دینے کے مذموم اور مکروہ منصوبے پی پی کو اس کے ماضی اور اس کے انجام دونوں سے قریب کر سکتے ہیں کیونکہ امتِ رسول میں اس قسم کی دانستہ اشتعال انگیزی کا ردعمل ہمیشہ شدید رہا ہے۔

مجلسِ احرارِ اسلام ملتان کے جنرل سیکرٹری سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ علماء کا وہ طبقہ جو اسلام کی بجائے "جمہوریت" کو جدوجہد کا راستہ تصور کرتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی مفادات تو اسلام کے نام پر حاصل کرتا ہے مگر جب جمہوری معاشرہ قائم ہونے کے بعد بے حیائی، عریانی، فحاشی اور بدمعاشی عام ہوتی ہے تو وہ اس کے خلاف گونگے شیطان بن جاتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان کے دینی کارکن سوال کرتے ہیں کہ "جمہوری مولوی" بے دینوں کی فکری حرام کاری کے خلاف کیوں چپ ہے؟

مظاہرہ میں شرکاء نے بڑی تعداد میں پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔ جن پر مطالبات اور احتجاجی نعرے درج تھے۔ مظاہرہ گھنٹہ بھر جاری رہا۔ احرار رہنماؤں نے اعلان کیا کہ آج کا مظاہرہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے اگر حکومت نے اپنی پالیسی تبدیل نہ کی تو یہ احتجاج ملک گیر سطح پر آگے بڑھایا جائے گا۔

ساہیوال

نمائندہ خصوصی

- **مرزائی قاتلوں کی سزائے موت معاف کرنے کے خلاف مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا یوم احتجاج**
- **شہدائے ختم نبوت قاری بشیر احمد اور اظہر رفیق کے قاتلوں کی سزائے موت کا فیصلہ بحال کیا جائے۔**
- **رائے احمد نواز اور رانا نذیر احمد نے حکومتی فیصلہ کے خلاف قومی اسمبلی میں تحریک التواء پیش کردی۔**

حکومت کی طرف سے سزائے موت کے قیدیوں کو ریلیف دینے کے اعلان کی روشنی میں فوجی عدالتوں کی طرف سے سزا یافتہ قادیانی مجرموں کی سزائے موت کو عمر قید میں بدلا گیا ہے اس صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے تمام مکاتب فکر پر مشتمل مشترکہ تنظیم مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ساہیوال کا ایک ہنگامی اجلاس جامع مسجد عیدگاہ ساہیوال میں اہل حدیث رہنما مولانا عبدالرشید راشد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو ساہیوال میں قادیانیوں کی جارحیت کا نشانہ بننے والے مجلس احرار اسلام ساہیوال کے مدیر اور جامعہ رشیدیہ کے مدرس قاری بشیر احمد شہید اور پولی ٹیکنیکل کالج کے طالب علم اظہر رفیق شہید کے مقدمہ میں سزا یافتہ قادیانیوں کی سزاؤں میں تخفیف سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور طے کیا گیا کہ مسلمانوں کے لئے یہ بات قابل قبول نہیں کہ طویل سماعت کے بعد عدالتوں کی طرف سے دی گئی سزائے موت کو عمر قید میں بدل دیا جائے۔ چنانچہ ضلعی مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری عبدالمتین چوہدری ایڈووکیٹ اور عبداللطیف خالد چیمہ کی تجویز پر طے پایا کہ ابتدائی طور پر ۱۲ جنوری کو ضلع بھر میں یوم احتجاج منایا جائے چنانچہ مجلس عمل کی اپیل پر ۱۲ جنوری کو ساہیوال، عارف والہ، چیچہ وطنی اور دوسرے ضلعی مقامات کی مساجد میں بھرپور انداز احتجاج کیا گیا۔ تمام علماء کرام نے اجتماعات جمعۃ المبارک میں اپنی تقریروں میں مطالبہ کیا کہ ساہیوال اور سکھر کے شہدائے ختم نبوت کے قادیانی قاتلوں کی سزائے موت کو ہرگز تبدیل نہ کیا جائے۔ خطباء نے اپنی تقریروں میں کہا کہ اگر قادیانی قاتلوں کو تختہ دار پر نہ لٹکایا گیا تو ختم نبوت کے پروانے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر میدان عمل میں کود پڑیں گے اور قاتلوں سے خود انتقام لیں گے۔ مولانا عبدالرشید راشد، مولانا محمد یار، مولانا محمد اشرف آزاد، مولانا عبدالستار، مولانا محمد احمد، مولانا محمد شفیع، مولانا منظور احسن، ابوسفیان، قاری بشیر احمد، مولانا محمد مجتبیٰ، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا محمد اصغر خادم اور دیگر علماء کرام نے اپنی اپنی مساجد میں مطالبہ کیا کہ قاری بشیر احمد شہید اور اظہر رفیق شہید کے علاوہ سکھر کے شہدائے ختم نبوت کے قاتلوں کی سزائے موت پر فی الفور عمل درآمد کرایا جائے ورنہ ملک میں ہولناک کشیدگی کی فضا قائم ہوگی۔ علماء کرام نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر درآمد کرایا جائے علاوہ ازیں

قومی اسمبلی کے دو ارکان رلیسٹے احمد نواز خان اور رانا نذیر احمد نے شہدائے ختم نبوت ساہیوال اور سکھر کے قادیانی قاتلوں کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کے وفاقی حکومت کے فیصلے کے خلاف قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کو ایک تحریک التواء بھیج دی ہے جس پر قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں بحث کی جائے گی۔ قومی اسمبلی کے دونوں ارکان نے یقین دلایا ہے کہ وہ اس مسئلہ پر مجلس عمل کا بھرپور ساتھ دیں گے اور اس مسئلہ کو ملکی سطح پر اٹھایا جائے گا۔

صادق آباد

نمائندہ خصوصی

• موجودہ ملکی سیاسی بحران کا مستقل حل اسلامی نظام کا مکمل نفاذ

• مروجہ انتخابی طریقۂ کار میں بنیادی تبدیلی کی ضرورت

• عقل و بلوغ کے ساتھ دینی علمی استعداد کو مشروط کرکے مطلوبہ افراد منتخب ہو سکتے ہیں۔

• مسلمان دوسرے نظاموں کی بجائے صرف نفاذِ اسلام کی جدوجہد کریں۔

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے نائب صدر ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہ گزشتہ دنوں ضلع رحیم یار خان کے ایک ہفتہ کے دورہ پر تشریف لائے۔ انھوں نے ضلع بھر کی جماعتی شاخوں کے مختلف پروگراموں میں کارکنوں سے خطاب فرمایا۔ اسی سلسلہ میں آپ صادق آباد شہر بھی تشریف لائے۔ صادق آباد میں آپ نے خطبۂ جمعہ، کارکنوں سے گفتگو اور پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا۔ آپ نے ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال پر صحافیوں کے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

موجودہ سیاسی نظام اور اس کے تحت انتخابی طریقۂ کار کے ذریعہ ملک میں اسلامی نظامِ حیات کا مکمل نفاذ کسی صورت میں بھی ممکن نہیں۔ جب تک اس میں بنیادی تبدیلیاں نہ کی جائیں خصوصاً مروجہ انتخابی طریقۂ کار میں تبدیلی ناگزیر ہے۔ مروجہ جمہوری نظام صرف سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور دیگر اقتدار پرست باوسائل جاہل افراد کو اقتدار تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ جب تک اسے عقل و بلوغ کی شرط کے ساتھ کردار اور دینی اور علمی استعداد سے مشروط کرکے معیار نہیں بنایا جائے گا۔ اس وقت تک اسلامی نظام کے قیام کے لئے مطلوبہ افراد منتخب نہیں ہو سکتے۔ ہماری جماعت روزِ اول سے ہی اس کے لئے کوشاں ہے موجودہ صورتِ حال ماضی کے حکمرانوں، بے دین سیاسی جماعتوں، رافضیوں کمیونسٹوں، قادیانیوں کی شعوری کوششوں اور دینی جماعتوں کے موجودہ سیاسی نظام کو من و عن قبول کرنے کی غلطی کی وجہ سے سامنے آئی ہے۔ پاکستان جس مقصد، جدوجہد اور نعرے کی وجہ سے وجود میں آیا وہ اسلام تھا۔ اس کے علاوہ اس مملکت کے قیام کی وجہ اگر کوئی اور بیان کی جاتی ہے تو وہ تاریخ کے بڑے جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ ہے۔

—— آپ نے فرمایا کہ نظریہ پاکستان اسلام اور صرف اسلام ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اگر خدانخواستہ اس ملک کے قیام کا یہ نظریہ نہ بھی ہوتا تو پھر بھی مسلمان کے لئے یہی لازم ہے اور یہی اس کا تقاضا ہے کہ وہ اسلامی نظام کے قیام کے علاوہ کسی دوسرے نظام کے لئے جدوجہد نہ کرے۔ اگر وہ مسلمان ہوتے ہوئے بھی کسی دوسرے نظام کے لئے جدوجہد کرتا ہے تو وہ اسلام کے اجتماعی نظام کی حیثیت مجروح کرنے اور اس کی اکملیت کی حقیقت کو جھٹلانے کی گمراہ کن کوشش ہو گی۔

انھوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ملک میں اس پارٹی کو اقتدار ملا ہے جس کا سارا پروگرام سیکولرازم پر مبنی ہے۔ مملکت کا جو تھوڑا بہت اسلامی تشخص باقی ہے۔ عورت کی حکمرانی کی وجہ سے وہ بھی عملاً ختم ہو جائے گا۔ پی پی پی اگر اپنی جماعت میں سے ——

کسی مرد کو وزیر اعظم نامزد کر دیتی تو پھر کسی حد تک بات رہ جاتی اور موجودہ نظام میں اسلام کی بات کی جا سکتی تھی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ دینی مسلّمات کے خلاف عمل کرنے والی حکومت جب اسلام کی بات کرتی ہے تو اس کو صرف سیاست تو کہا جا سکتا ہے اسلام کو بے وقعت بنانے کی کوشش کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا اس سے اسلام کے بارے میں حکمرانوں پر اعتماد کی فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔ ہاں یہ تو ہو سکتا ہے کہ پی پی پی والے وزیر اعظم کے بارے میں اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں۔ انھوں نے کہا ہماری کوشش ہے کہ تمام دینی جماعتیں نفاذ اسلام کے غیر متنازعہ پروگرام پر متفق ہو کر کریں اور پی پی پی والوں سے وزیر اعظم کے فیصلہ پر نظر ثانی کے لئے کہیں بلکہ اس بات کو ملکی سطح پر اٹھایا جانا چاہیے۔ موجودہ حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ ضیاء الحق شہید سے ذاتی اختلافات اور دشمنی کی بنیاد پر اتنا آگے جانے کی کوشش نہ کریں کہ ان کے وہ اقدامات بھی جو اسلام کے تقاضوں کے مطابق ہیں اور پاکستان کے اسلامی تشخص کی بقا کے لئے ضروری ہیں۔ انھیں بھی منسوخ کر دیں۔ مثلاً امتناع قادیانیت آرڈیننس، تحفظ مقام صحابہؓ، حدود آرڈیننس، نفاذ شریعت آرڈیننس اور شرعی عدالتوں کے قیام ایسے اقدامات۔ سید عطاء المومن شاہ بخاری نے کہا یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی بلکہ ملک کے تمام اخبارات میں چھپ چکی ہے کہ معروف قادیانی سابق سیکرٹری اطلاعات مسٹر نسیم احمد ۲۵، ۲۶ اکتوبر کو پاکستان —— پہنچے اور انھیں پاکستان پیپلز پارٹی کی تشہیر اور اس کی انتخابی مہم کا نگران مقرر کیا گیا اور ساری مہم انھوں نے ہی سرانجام دی —— جب کہ ضیاء الحق شہید کے دور حکومت میں مسٹر نسیم احمد قادیانی اپنے برطانیہ کے قیام کے دوران پی پی پی کے برطانیہ اور یورپ کے اطلاعات کے سیکرٹری کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں اور معروف قادیانی صنعت کار مسٹر نصیر اے شیخ اور عاصمہ جہانگیر جو کہ قادیانی ہیں انھوں نے اپنی تمام خدمات پیپلز پارٹی میں پیش کر دی ہیں پی پی پی کی حکومت کے آجانے پر قادیانی بہت خوش ہیں۔ وہ بغلیں بجا رہے ہیں۔ انھوں نے مٹھائیاں تقسیم کی ہیں۔ وہ مسلمانوں کو دھمکیاں دے رہے ہیں مشہور قادیانی صحافی پیام شاہ جہان پوری کو ایک روزنامے کا ڈیکلریشن دے دیا گیا ہے۔ روزنامہ الفضل

جو قادیانیوں کا معروف اخبار ہے۔ ضیاء شہید کے دور میں اس اخبار کو اسلام اور پاکستان دشمنی کی بنیاد پر ضبط کیا گیا تھا۔ اسے پھر بحال کر دیا گیا ہے۔ قاتلوں، ڈاکوؤں، دہشت گردوں اور ملک دشمن ایسے گھناؤنے جرائم میں سزا پانے والے اخلاقی اور قومی مجرموں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ اس سے مجرموں اور غنڈوں، دین اور ملک دشمنوں کی حوصلہ افزائی ہوتی۔ جس سے معاشرے میں عدم تحفظ کا احساس بڑھ رہا ہے اور قادیانیوں اور رافضیوں کو مسلمانوں پر مسلط کرنے سے مسلمانوں میں تشویش بڑھ رہی ہے معاشرے میں کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ شاہ صاحب نے مرکزی حکومت کے صوبہ پنجاب حکومت کے ساتھ جانبدارانہ رویہ پر تنقید کی انھوں نے کہا اس سے پی پی پی کے عوام کے فیصلے کے احترام کرنے کے دعووں کی قلعی کھل گئی ہے۔ پی پی پی والے ہوس اقتدار کا شکار ہیں انھیں اپنے اقتدار کے مقابلہ میں نہ ملک عزیز ہے اور نہ ہی کوئی اخلاقی رویہ۔ شاہ صاحب نے کہا کہ مرکزی حکومت تمام صوبوں کے انتخابی نتائج کو تسلیم کرے اور سب کو خصوصاً پنجاب کی حکومت کو اعتماد میں لے کر ساتھ ساتھ چلے۔ صوبہ پنجاب حکومت سے قرضوں زکوٰۃ فنڈز دوسرے فنڈز کے حسابات کی بات پی پی پی کے علیحدگی پسندی اور پنجاب سے نفرت کے [illegible] کو تقویت پہنچاتی ہے۔ اس وقت ملک جن حالات سے دوچار ہے وہ مرکز اور صوبے میں چپقلش کا متحمل نہیں ہو سکتا ہم علاقائی عصبیت پیدا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ شاہ صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ محض ضیاء مخالفت کا سہارا لے کر ساہیوال اور سکھر میں مسلمانوں کو شہید کرنے والے مرزائی قاتلوں کی سزائے موت کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔

انھوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ یہ کہنا بالکل غلط اور خلاف حقیقت ہے کہ لوگوں نے دینی جماعتوں یا اسلامی نظام کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ یہ کہنا مسلمانوں کی توہین ہے۔ دینی جماعتیں اپنی بے تدبیری اور عدم اتحاد و تعاون کی وجہ سے اکثریت حاصل نہیں کر سکیں۔ پیپلز پارٹی کے خلاف ڈالے گئے ووٹ تقریباً ۲۸ فیصد ہیں اور اس کے حق میں پندرہ فیصد سے بھی کم ہیں۔ دینی جماعتیں جب بھی متحد ہو کر چلی ہیں قوم نے لبیک کہا ہے۔ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت اور ۷۷ء کی تحریک اس کی شاہد ہیں اور آج تو اس کی ضرورت اور بڑھ گئی ہے اب بھی تمام دینی قوتوں نے اپنے فروعی اختلافات ختم کر کے اتحاد نہ کیا۔ تو مستقبل بہت بھیانک ہے۔ انھوں نے کہا کہ مولانا نورانی کسی دوسری جماعت کو اسلام کا نام ہٹانے کا مشورہ دینے سے پہلے اس کا جواب رکھتے ہیں کہ وہ تحریک استقلال سے اپنے اتحاد کے نام میں آٹھ گھنٹے کے قریب طویل بحث و مباحثے کے باوجود "اسلامی" نہ لگوا سکے۔ جس کے نتیجہ میں اصغر خان صاحب اپنے اتحاد کا نام محض عوامی جمہوری اتحاد رکھنے میں نورانی میاں سے بازی جیت گئے۔ ایسے ہی کچھ دوسری سیکولر جماعتوں سے اتحاد کرنے والی دینی جماعتوں کو اپنے طرز عمل پر نظرثانی کرتے ہوئے دینی جماعتوں سے اتحاد اور انھیں ساتھ ملانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔